حسن سلوک اور بہترین اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیے کہ یہی انسانیت ہے۔ اسی میں کامیابی ہے۔ کسی تحریک کے کارکنوں کی کامیابی کے لیے یہی ضرورت ہے کہ مقصد کی خاطر وہ حُسن سلوک، عوام کی خدمت اور کسرِنفسی سے کام لیا کریں اور ہمیشہ دوسروں کی عزت کریں۔ اس طرح اسی مسجد میں ہی ایک خوش گوار ماحول پیدا ہو جائے گا اور پھر آپ الگ مسجد بنانے کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے۔

خدانخواستہ اگر حالات اِس قدر بگڑ گئے ہوں کہ مصالحت کا امکان باقی نہ رہا ہو اور ایک مسجد میں جمع ہونے سے نمازیوں کے درمیان لڑائی جھگڑے کا خدشہ محسوس کیا جا رہا ہو اور مصالحتی کوشش کے باوجود بہتری نظر نہ آ رہی ہو تو فتنے سے بچنے کے لیے اور جھگڑے کے سدباب کے لیے الگ مسجد بنا سکتے ہیں۔ مگر یاد رکھیں مسجد کسی کی ملکیت نہیں ہوتی، چاہے ایک شخص یا ایک خاندان اپنی زمین پر اپنے پیسے سے تعمیر کرے۔ وہ عام مسلمانوں کے لیے وقف ہو جاتی ہے۔ اس لیے دوسری مسجد تعمیر کرنے کے بعد مصالحتی کوشش دوبارہ شروع کرنی چاہیے۔ خود تھوڑا جھک کر دوسروں کو راضی کریں۔ اسی میں بڑائی ہے۔ یہی اصل جیت ہے۔ اس لیے کہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق اور یک جہتی کا موجود ہونا مقصد اولین ہے اور فرقہ واریت و افراتفری سے ان کا شیرازۂ قومیت بکھر جاتا ہے۔

۴- امام مسجد کی خدمت اگر پہلے سے کر رہے ہیں تو اب اُس میں اور اضافہ کیجیے تاکہ اُن کی تالیف قلب ہو جائے اور اُن کی رضامندی اور خوشی مسجد میں خوش گوار ماحول پیدا کرنے کا باعث بنے اور اسی طرح سارا مسئلہ حل ہو جائے۔ (مولانا فضل ربی)

ذخیرہ اندوزی کے مسائل

س: ۱- ایک زمین دار اپنے کھیت میں پیدا کی گئی جنس (گندم، کپاس، مسور، چنا، مونگ، ماش، دھان وغیرہ) منڈی میں مناسب دام نہ ملنے کی وجہ سے ذخیرہ کر لے تو کیا یہ ذخیرہ اندوزی میں شمار ہوگا؟

۲- فیکٹریاں خام مال (گندم، کپاس، چنا، مونگ، ماش، دھان وغیرہ) دوران سیزن اسٹاک کر لیتی ہیں تاکہ پراسیس کر کے آٹا، دالیں، چاول وغیرہ مارکیٹ میں فروخت کر لیں۔ یہ فیکٹریاں سارا سال کام کرتی رہتی ہیں۔ کیا یہ بھی ذخیرہ اندوزی میں شمار ہوگا؟

۳- ایک دکان دار یا تاجر جو زمین دار سے مال خریدتا ہے اور کچھ عرصے کے بعد یہ اجناس مارکیٹ میں فروخت کر دیتا ہے۔ اس میں نفع و نقصان دونوں کا امکان ہوتا ہے، جب کہ اس

وقت مارکیٹ میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ اجناس وافر مقدار میں ہر وقت خرید و فروخت کے لیے موجود ہوتی ہیں۔ کیا یہ ذخیرہ اندوزی ہوگی؟

ج: ۱- ذخیرہ اندوزی کو فقہی اصطلاح میں ''احتکار'' کہا جاتا ہے۔ احتکار یا ذخیرہ اندوزی کی تعریف فقہا کے نزدیک یہ ہے کہ ایک چیز کو خرید کر منجمد رکھنا یہاں تک کہ اُس کی قلت ہو جائے اور مارکیٹ میں اُس کی قیمت بڑھ جائے اور اس طرح یہ عمل مسلمانوں کے لیے باعث ضرر بن جائے۔

اِس کا شرعی حکم یہ ہے کہ یہ حرام ہے کیونکہ اِس میں مسلم معاشرے کے لیے ضرر ہے اور یہ عمل لالچ اور کج خلقی پر مبنی ہے۔ اِس بارے میں احادیث تفصیل کے ساتھ وارد ہیں۔ امام ابوداوٗدؒ، امام مسلمؒ اور امام ترمذیؒ نے معمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک رات کا طعام ذخیرہ کرے تو اللہ اُس سے بری ہے اور وہ اللہ سے بری ہے۔ ابن ماجہ اور حاکم نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ، جو شخص بیچنے کی چیز بازار میں لاکر بیچتا ہے اُس کو اللہ رزق میں وسعت دیتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔

جمہور فقہاے اُمت نے ممنوعہ احتکار' یعنی ناجائز ذخیرہ اندوزی کے لیے تین شرطیں مقرر کی ہیں کہ جو شخص ایسی ذخیرہ اندوزی کرے جس میں یہ تینوں شرطیں پوری ہوں تو وہ حرام اور ناجائز عمل کا مرتکب سمجھا جاتا ہے۔

۱- پہلی شرط یہ ہے کہ ذخیرہ کی ہوئی جنس وغیرہ اپنی حاجت اور ضرورت سے زائد ہو۔ اگر اپنی ضرورت کے لیے ذخیرہ کرے' مثلاً زمین دار اور کاشت کار لوگ اپنے سال بھر کے خرچ کے لیے اور گھر میں استعمال کرنے کے لیے اناج اور مختلف اشیاے خوردن خاص مقدار میں ذخیرہ کرتے ہیں تو وہ ناجائز ذخیرہ اندوزی کے زمرے سے باہر ہے۔

۲- دوسری شرط یہ ہے کہ اُس وقت کا انتظار کرتا ہو' جب کہ نرخ بڑھ جائیں' اور وہ اُسے بہت زیادہ قیمت پر فروخت کر سکے۔

۳- تیسری شرط یہ ہے کہ ذخیرہ کرتے وقت لوگوں کو اُس کی ضرورت ہو اور اُس کے ذخیرہ کرنے سے مارکیٹ میں اُس چیز کی قلت پیدا ہو رہی ہو یا پہلے سے اُس کی قلت ہو۔ اِس صورت میں ذخیرہ اندوزی کرنا ممنوع ہے۔ جن صورتوں میں درج بالا تینوں شرائط موجود ہوں وہ ممنوع اور شرعاً ناجائز ذخیرہ اندوزی کے زمرے میں آجاتی ہیں۔

میرے خیال میں سوال میں مذکور تمام صورتیں ایسی ہیں جن میں وہ شرائط پوری نہیں ہوتیں جو

حُرمت کے لیے ضروری ہیں۔ خاص کر آخری شرط کہ اُس وقت اُن اشیا کی قلت مارکیٹ میں موجود ہو اور اِن کے ذخیرہ کرنے سے اُس قلت میں اور اضافہ ہو جائے گا۔

ویسے بھی کاشت کار کا اناج ذخیرہ کرنا یا فیکٹری والے کا خریدی ہوئی اجناس پر اسس کرنا وغیرہ معمول کے کام ہیں جو عموم البلوی کے ضمن میں آجاتے ہیں اور شارع کی رخصتیں عموم البلوی کے بارے میں موجود ہیں۔ علامہ ابن نجیم نے اپنی مشہور تصنیف الاشباہ والنظائر میں عموم البلوی کی وجہ سے شرعی رخصتوں کی بڑی تعداد بتائی ہے۔

سوال میں مذکورہ صورتیں ناجائز ذخیرہ اندوزی، یعنی احتکار کے زمرے میں نہیں آتی ہیں۔ اس لیے کہ اِس قسم کے عمل سے نہ تو بازار میں اُن اشیا کی قلت پیدا ہو جاتی ہے اور نہ اِس باعث اِن اشیا کے نرخ ہی بڑھ جاتے ہیں۔ اس لیے ان صورتوں کو حرام اور ممنوع قرار نہیں دیا جاسکتا۔ (ف - ر)

مصنوعی پلکوں اور کانٹیکٹ لینز کا استعمال

س: میں نے سنا ہے کہ بالوں میں بال لگانا جائز نہیں ہے۔ کیا پلکوں میں نقلی پلکیں لگانا صحیح ہے یا نہیں، کیونکہ دلہن کے میک اپ میں یہ بہت اہم چیز ہوتی ہے؟

کانٹیکٹ لینز کے ساتھ وضو کرنے کے بارے میں بھی بتایئے۔ کیا انھیں اُتار کر وضو کرنا چاہیے؟

ج: پلکوں میں جوڑ لگانے اور بالوں میں جوڑ لگانے میں کوئی بنیادی فرق نہیں ہے اور یہ حدیث کی واضح خلاف ورزی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو حسن و توازن خود بنایا ہے اسی میں انسان کے لیے زیادہ فائدہ ہے۔ اگر کانٹیکٹ لینز لگانے ضروری ہیں، تو انھیں لگانے سے قبل وضو کر لیجیے اور پھر ۲۴ گھنٹے تک ان کے نکالنے کی ضرورت نہیں۔ طبی طور پر بھی ان کو سوتے میں لگانے سے منع کیا جاتا ہے اور عام طور پر سونے سے قبل انھیں نکال کر مخصوص ڈبیہ میں محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ (ا - ا)

آزاد کشمیر میں ترجمان القرآن حاصل کیجیے

☆ فروغ اسلام نیوز ایجنسی، ڈاک خانہ چڑالہ، تحصیل دھیرکوٹ، ضلع باغ۔ ☆ الحیات بک ڈپو، سیراڑلی بازار ہجیرہ، ضلع پونچھ۔ ☆ فرینڈز سٹیشنری اینڈ بک سٹال، مقام و ڈاک خانہ ہوراڑ، ضلع پونچھ۔ ☆ مسٹر بکس، کچہری چوک، راولاکوٹ، ضلع پونچھ۔ ☆ کشمیر بک ڈپو، مقام و ڈاک خانہ منگ، تحصیل سندھوئی۔ ☆ شاہد بک ڈپو، سیکٹر نمبر ۳، ڈڈیال، میر پور۔ ☆ علی بکس، مقام و ڈاک خانہ مجاہد آباد، تحصیل راولاکوٹ